تعارف اور اس حکمت کے بنیادی اصول و فروع کی استدلالی نوعیت پر سیر حاصل بحث کا مژدہ دیا ہے۔ بلاشبہ یہ مؤلف کا ایک لاثانی کارنامہ ہوگا۔ حق تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ سرسری مطالعہ کے دوران دو ایک چیزیں طبیعت میں کھٹک گئیں۔ صفحہ ۲۲ پر حصہ نوشتی کے ضمن میں "سخن آفرینی" ذوقِ سلیم پر گراں گذرے گی۔ صفحہ ۴۰۹ پر باغ قاسمی کے سدابہار ثمرات کے ضمن میں اجلہ اکابر کی فہرست میں اپنے آپ کو بھی شمار کرانا عجیب نہ بھی ہو تو خلاف تواضع ضرور ہے۔ بعض مقامات سے مؤلف کا ایک خاص سیاسی ذہن جھلکتا نظر آتا ہے۔

صفحہ ۴۰۴ اور صفحہ ۴۰۷ اسکی واضح مثالیں ہیں۔ ایک محققانہ تالیف کیلئے ذاتی اور سیاسی نظریات کا عینک اتارنا ضروری ہوتا ہے ــــ ذاتی تاثرات اور خیالات کیلئے ایسی وقیع علمی کتاب کی بجائے کسی اخبار کا ایڈیٹوریل کالم مفید ہوتا ہے۔ اس سے قبل بھارت سے شائع ہونے والی "انوار الباری" کے نام سے بخاری جیسی جلیل القدر کتاب کی شرح میں بھی ایسی چیزیں دیکھنے میں آئیں۔ بہرحال یہ اکّا دکّا خامیاں تو ہر چیز میں ہوتی ہیں اور ایسی مفید جامع اور مؤثر کتاب کیلئے تو ایسی فروگذاشت نظر بد کا تعویذ بن جاتی ہے۔ خانوادۂ قاسمی دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلا ہوا ہے۔ چاہئے کہ وہ پورے ولولہ سے دستِ شوق بڑھا کر اس کتاب سے دل و دماغ کو معطّر کر دے۔

<u>مجموعہ قوانین اسلام جلد ۳</u> | از جناب تنزیل الرحمان اعزازی مشیر قانون ادارۂ تحقیقات۔

ناشر: ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۔ قیمت ۱۵/- روپے

اتنے عرصہ میں ادارۂ تحقیقات اسلامی کے "شر" سے بحیثیت مجموعی اگر "خیر" کا کوئی پہلو ظاہر ہوا ہے تو وہ قوانین اسلام پر جناب تنزیل الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ کا مجموعہ قوانین ہے جسکی دو جلدیں پہلے شائع ہو چکی ہیں، تیسری جلد ہمارے سامنے ہے اور فاضل مؤلف نے نہایت عرقریزی سے نسب اولاد، حضانت، نفقہ اولاد و آباء و اجداد، ہبہ اور وقف پر اسلامی دفعات مرتب کی ہیں۔ مؤلف نہ صرف فقہ اسلامی کے تمام مکاتب فکر پر بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں قانون کے ارتقائی پہلوؤں اور جدید قانونی نظریات پر بھی وسیع مطالعہ رکھتے ہیں۔ اور الحمدللہ کہ ایسے مواقع پر ان کا تقابلی مطالعہ انہیں غیر اسلامی قوانین پر اسلامی قوانین کی افادیت اور عظمت و فوقیت کی طرف پہنچا دیتا ہے۔ مصنّف کا طریقہ یہ ہے کہ قوانینِ اسلامی کو دفعہ وار شکل میں مرتب کر کے فقہائے اربعہ بلکہ شیعہ امامیہ اور ظاہریہ تک کے مذاہب کی روشنی میں اسکی تشریح کرتے ہیں پھر ممالکِ اسلامیہ میں مروجہ قوانین کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ اور آخر میں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے اگر ان میں کوئی خلاف شرع نقص ہو تو اسکی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ کتاب کا تفصیلی مطالعہ کر کے بعض مقامات سے جزوی اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پچھلی دو جلدوں کی بعض